الله يجتبي اليه من يشاء ويهدي اليه من ينيب
الحمد للہ کہ این تصنیف کلام قدوۃ الانام حضرت شیخ العالم مولانا حاجی حافظ محمد امداد اللہ تھانوی ثم المکی رحمہ اللہ الملقب
گلزار معرفت
سنہ ۱۳۱۹ ہجری ۱۹۰۲ء
باہتمام خادم الانام محمد عبد الاحد عفا اللہ عنہ الصمد مالک و مہتمم مطبع مجتبائی دہلی بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری
در مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التماس جامع اوراق

بعد حمد و صلوٰۃ یہ نیاز احمد معترف بتقصیرات احقر متوسلین و کمتر منتسبین حضرت امام العارفین مقدام الراسخین سراج الاولیا تاج الکبرا زبدۃ الواصلین قدوۃ الکاملین شیخ المشائخ سید السادات جنید الزمان بایزید الدوران سیدی و سندی و معتمدی و مستندی ذخیرۃ یومی و غدی مکان الروح من جسدی حضرت مرشدنا مولٰنا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ المہاجر التھانوی مولدًا المکی موردًا الفاروقی نسبًا الحنفی مذہبًا الصوفی مشربًا ادامہ اللہ تعالٰی کاسمہ الشریف امدادًا من اللہ علی العباد و افاضۃً علٰی طالبی الرشاد خدمت میں اخوان طریقت و خلان حقیقت کے عرض رسا ہے کہ حضرت پیر و مرشد محتشم الیہم دام ظلہم کا کلام منظوم ہدایت مفہوم اس کثرت سے ہے کہ اسکا احصار و ضبط دشوار ہے مگر احقر کو کچھ متفرق و منتشر اوراق اتفاقًا ہاتھ لگ گئے بغرض نفع و استماع و تحفظ اور نیز واسطے دوسرے بھائیوں وغیرہ کے جی میں آیا کہ ان اوراق کو جمع کر کے انکی خدمت میں پیش کروں اور نام اس مجموعہ طیبہ کا گلزار معرفت رکھا بڑی غرض اس سے حضرت قبلہ پیر و مرشد کی رضامندی ہے مصرع گر قبول افتد زہے عز و شرف " یرحم اللہ عبدًا قال اٰمینا "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

الٰہی یہ عالم ہے گلزار تیرا
عجب نقش قدرت نمودار تیرا

جہاں لطف گل ہے وہیں خار غم ہے
ہے گل خار میں گل میں ہے خار تیرا

عجب رنگ بے رنگ ہر رنگ میں ہے
یہ ہے رنگ صنعت کا اظہار تیرا

خوشی غم میں رکھی ہے اور غم خوشی میں
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا

یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے
ہے پردہ میں روشن سب انوار تیرا

یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہے یارب
ترے نور کو سمجھیں اغیار تیرا

بہر رنگ ہر شے میں ہر جا پہ دیکھو
چمکتا ہے جلوہ قمر وار تیرا

نہیں وہ جگہ اور نہیں وہ مکاں ہے
کہ جس جا نہیں ذکر و اذکار تیرا

تو ظاہر ہے اور لاکھ پردہ میں ہے تو
تو باطن ہے اور سخت اظہار تیرا

تو اول نہیں ابتدا تیرا یارب
تو آخر نہیں انتہا کار تیرا

تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن — تو ہی ہے تو ہی یا کہ آثار تیرا
نظر کو اُٹھا کر جدھر دیکھتا ہون — تجھے دیکھتا ہون نہ اغیار تیرا
الٰہی مین ہون بس خطا وار تیرا — مجھے بخش ہے نام غفار تیرا
عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا — بھلا کس سے چھوٹے گرفتار تیرا
الٰہی بتا چھوڑ سرکار تیری — کہان جاوے اب بندہ لاچار تیرا
نگاہ کرم تک بھی کافی ہے تیری — مین ہون بندہ گرچہ بہت خوار تیرا
دوا یا رضا کیا کرون مین الٰہی — کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا
مرض لا دوا کی دوا کس سے چاہون — تو شافی ہے میرا مین بیمار تیرا
مین ہون چیز تیری تو چاہے سو کر تو — تو مختار میرا مین لاچار تیرا
الٰہی مین سب چھوڑ گھر بار اپنا — لیا ہے پکڑا اب تو دربار تیرا
سوا تیرے کوئی نہین میرا یا رب — تو مولا ہے مین عبد بیکار تیرا
کہان جاوے جبکہ نہو کوئی تجھ بن — کسے ڈھونڈھے ہے جو ہو طلبگار تیرا
کیا اپنے در سے اگر دور اُس کو — کدھر جاے یہ عاجز یہ لاچار تیرا
نہ پوچھے سوا نیک کارون کے گر تو — کہان جاے یہ بندہ گنہگار تیرا
گناہون نے ہر طرف سے مجھکو گھیرا — سنا جبکہ ہے نام غفار تیرا
رہے گا نہ کچھ نقد عصیان سے میرا — لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا
دلیر ہم گناہون پہ کیون کر نہو وین — کہ ہے نام غفار ستار تیرا
سدا خواب غفلت مین سوتا رہا مین — نہ اک دم ہوا آہ بیدار تیرا
چلا نفس و شیطان کے احکام پر مین — نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا
بُرے کام مین عمر افسوس کھوئی — کیا مین نہ اچھا کوئی کار تیرا
نہ رسوا ہون جیسا یہان حشر کو بھی — نہ ہون جبکہ ہو عام دربار تیرا

میری مشکلیں ہوویں آسان اکرم
جو ہو جا کرم مجھپر اکبار تیرا

خبر لیجیو میری اُسدم الٰہی
کُھلے جبکہ بخشش کا اخبار تیرا

ہوں ظلمات عصیان سے حسنات روشن
جو ہو مہر رحمت نمودار تیرا

کہاں میرے عصیان کہاں تیری رحمت
کہاں خس کہاں بحر زخار تیرا

لگے کرنے کافر بھی اُمید بخشش
لگے ہونے جب رحم اظہار تیرا

گناہ میرے حد سے زیادہ ہیں یارب
مجھے چاہیئے رحم بسیار تیرا

نہ ڈر دشمنوں سے رہا مجھکو جب سے
کہا تو نے میں ہوں مددگار تیرا

تمنا ہے اسبات کی مجھکو ہر دم
کہ دل سے زبان پر ہو اذکار تیرا

ترا نام شیرین حلاوت ہے دل کی
ہر اک بات سے خوش ہے تکرار تیرا

الٰہی رہے وقت مرنے کے جاری
بتصدیق دل لب پہ اقرار تیرا

نہ کوئی مرا ہے نہ میں ہوں کسیکا
تو میرا میں عاجز دل افگار تیرا

تو میرا میں تیرا تو میرا
ترا فضل میرا میرا کار تیرا

نہیں میں تو ہی ہے تو ہی ہے نہیں میں
تو ہے نور میرا میں آثار تیرا

میں ہوں عبد تیرا تو معبود میرا
تو مسجود میں ساجد زار تیرا

الٰہی بچا قہر سے اپنے مجھکو
کہ ہے عفو بخشش کرم کار تیرا

یہ جور و جفا ہم سے ہے پر یارب
نہیں ظلم اور جور اطوار تیرا

بدوں کو کرے نیک نیکوں کو بد تو
یہ ہے بے نیازی کا بازار تیرا

نہیں کافروں کو جو توفیق ایمان
کہ ہے نام قہار جبار تیرا

حکومت ہوئی اُسکو حاصل جہان کی
ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا

فنا ہو گیا جو تری دوستی میں
تو ہے یار اُس کا وہ ہے یار تیرا

دو عالم خریدار ہو اُس کا بیشک
جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا

کھلی اسکی آنکھیں کریں بند جسنے — عیان ہو نہان اسپر اسرار تیرا
رہے ہوش اسکو کسی کا نہ اپنا — الٰہی ہوا جو کہ ہشیار تیرا
الٰہی مجھے ہوش دے اتنا ایسا — رہوں میں سدا مست و میخوار تیرا
تو کر بے خبر ساری خبروں سے مجھکو — الٰہی رہوں اک خبردار تیرا
میں ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاؤں — جو لگ جا محبت کا آزار تیرا
الٰہی وہ جلوہ محبت عطا کر — جو کر دے مجھے عاشق زار تیرا
الٰہی عطا ذرۂ دردِ دل ہو — کہ مرتا ہے بے درد بیمار تیرا
بنا اپنا قیدی کر آزاد مجھکو — ہے آزاد سب سے گرفتار تیرا
جو جاگا سو سویا جو سویا سو جاگا — سلا مجھکو تا ہوں میں بیدار تیرا
بھکھاری تیرا جائے محروم کیونکر — کہ نیت خوان بخشش ہے تیار تیرا
تیرا خوان انعام ہے عام سب پر — ہے شاہ و گدا ہر نمک خوار تیرا
بھکھاری کروڑوں ہیں تیرے ہوں میں کیونکر — نہیں کرنا معمول انکار تیرا
کوئی تجھسے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے — میں تجھسے ہوں یارب طلبگار تیرا
نہیں اس سے زیادہ مجھے کوئی خواہش — ہر اک شے سے ہو وصل درکار تیرا
نہیں دونو عالم سے کچھ مجھکو مطلب — تو مطلوب میں ہوں طلبگار تیرا
ہے جنت کی نعمت تو سب ہیچ سر ہے — میسر ہو اے کاش دیدار تیرا
میرے دل میں ٹک جلوہ فرما الٰہی — کہ تجھ بن ہے ویران اب دار تیرا
نہیں وصل افسوس قسمت میں میری — میں سایہ نمط گرچہ ہوں یار تیرا
تو ہے جان و دل سے بھی نزدیک میرے — و لے آہ ملنا ہے دشوار تیرا
ہوں باوصف اس قرب کے دور ایسا — ستاتا ہے پھر ہجر خونخوار تیرا
یہ قرب و معیت یہ پھر بعد ایسا — نہیں کھلتا یارب یہ اسرار تیرا

حجاب خودی میرا یارب اُٹھا دے / کہ تا دیکھوں بے پردہ دیدار تیرا

ذرا آپ اپنے مین امداد آ تو / کہ ہے کون تو کیا ہے گفتار تیرا

تو کر صیقل آئینہ دل نام حق سے / کہ تا جلوہ گر اُس مین ہو یار تیرا

زبان سے طرف دل کے مشغول ہو تو / وہین جلوہ فرما ہو دلدار تیرا

اُٹھا غم رکھ اُمید امداد حق سے / تجھے غم ہو کیا رب ہی غمخوار تیرا

نہ ڈر فوج عصیان سے گرچہ بہت ہے / کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا

اُسیکی تو خدمت مین رہ دل سے ہردم / تو چاکر ہے اُسکا وہ سردار تیرا

تو پڑھ اس مناجات کو پنج وقتی / کہ تا جاوے ہر غم یہ آزار تیرا

الٰہی قبول ہو مناجات میری / کہ رد کرنا ہرگز نہین کار تیرا

نبی کریم آل اصحاب سب پر / درود اور سلام ہووے ہر بار تیرا

میرے پیر استاد ماں باپ پر بھی / الٰہی رہے رحم بسیار تیرا

غزل نعتیہ

کرکے نثار آپ پہ گھربار یا رسول / اب آپڑا ہون آپکے دربار یا رسول

عالم نہ متقی ہون نہ زاہد نہ پارسا / ہون اُمتی تمہارا گنہگار یا رسول

اچھا ہون یا بُرا ہون غرض جو کچھ ہون سو ہون / پر ہون تمہارا تم ہو مرے مختار یا رسول

کسطرح آہ مین کرون خدمت مین حال عرض / ہون خجلت گناہ سے سرشار یا رسول

ذات آپکی تو رحمت و شفقت ہی سر بسر / مین گرچہ ہون تمام خطاوار یا رسول

کرکے نہ میرے فعل برون پر نگاہ تم / کیجو نظر کرم کی بس اکبار یا رسول

جسدن تم عاصیون کے شفیع ہوگے پیش حق / اُسدن نہ بھولنا مجھے زنہار یا رسول

لیجو خدا کیواسطے اُسدم مری خبر / عصیان کا میرے جب کھلے اخبار یا رسول

تمنے بھی گر نہ لی خبر اس حال زار کی
اب جا کہان بتاؤ یہ لاچار یا رسول

دونون جہان مین مجھکو وسیلہ ہی آپکا
کیا غم ہی گرچہ ہون مین بہت خوار یا رسول

کیا ڈر ہی اُسکو لشکر عصیان و جرم سے
تم سا شفیع ہو جسکا مددگار یا رسول

گھیرا ہے ہر طرف سے مجھے درد و غم نے آہ
اب زندگی بھی ہو گئی دشوار یا رسول

ہو آستانہ آپکا امداد کی جبین
اور اس سے زیادہ کچھ نہین درکار یا رسول

غزل نعتیہ

ذرا چہرہ سے پردہ کو اُٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

کرو روے منور سے میری آنکھون کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

اُٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیان ہو تم وسیلہ بیکسان ہو تم
تمہین چھوڑ اب کہان جاؤن بتاؤ یا رسول اللہ

پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم
کرم کا اپنے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اُسکے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

چھپین خجلت سے جا کر پردہ مغرب مین ماہ و خور
گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ

لگے گا جوش کھانے خود بخود دریاے بخشائش
کہ جب حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ

یقین ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان مین شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہون تمہارا اُمتی عاصی
گنہگارون کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

ہوا ہون نفس اور شیطان کے ہاتھون سے رسوا بہت
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ نیک ہون یا بد تمہارا ہو چکا ہون مین
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیان پر نہ جاؤ یا رسول اللہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھون
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

مشرف کیجئے مجھکو کلمۂ طیب سے اے پیغمبر تم
پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
میری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ہوں نہ لائق وہاں کی پر امید ہے تم سے
کہ پھر مجھکو مدینہ میں بلاؤ یا رسول اللہ

حبیب کبریا ہو تم امام انبیاء ہو تم
ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ

شراب بے خودی کا جام اک مجھکو پلا کر اب
دوئی کے حرف کو دل سے مٹاؤ یا رسول اللہ

بہت بھٹکا پھرا ہوں آہ تیری فرقت میں جوں وحشی
کرم فرماؤ اب تو مت پھراؤ یا رسول اللہ

مشرف کیجئے دیدار مبارک سے مجھے یکدم
میرے غم دین و دنیا کے بھلاؤ یا رسول اللہ

خدا کے واسطے رحمت کے پانی سے میرے آکر
شب ہجران کی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

غزل نعتیہ

مکہ میں ہوں پر ہے ہوس کوئے مدینہ
وہ ہے رخ کعبہ خبر روئے مدینہ

لانے لگی اب باد صبا بوئے مدینہ
دل اُڑنے لگا ہو کے ہوا سوئے مدینہ

پہنچاوے مجھے منزل مقصود کو جلدی
یارب ہے لگی دل کو تگ و پوئے مدینہ

اب تو یہ تمنا ہے کہ یہاں کعبہ کے جوں گرد
قربان ہوں بگرد سر کوئے مدینہ

گرچہ ہیں بہت شہر جہاں میں خوش و دلچسپ
لیکن ہے عجب دلبر و دلجوئے مدینہ

حاصل ہے بہشت اسکو یہاں اور وہاں بھی
جو دل سے ہوا ساکن پہلوئے مدینہ

دل غرق حلاوت ہے دہن شکرستاں سے
طوطئ زبان ہے جو ثنا گوئے مدینہ

انہار فیوضات ہیں عالم میں جہاں تک
ہے اصل مگر سب کی وہی جوئے مدینہ

وہ چھوٹ گیا بند دو عالم سے سراسر
جو پھنس گیا اندر خم گیسوئے مدینہ

محفوظ ہے آفات دو عالم سے وہ مومن
کی جس نے سکونت تہ بازوئے مدینہ

خوش آوے کب اُس شخص کو خوشبوئے عالم — ہے جس کے بسی مغز مین خوشبوئے مدینہ

کس ذوق سے پلٹے ہی کلام اپنا زبان سے — جب ہوئی زبان اپنی پہ حرف گوئے مدینہ

ایذا کے عوض دیتے دعا سنگ یون کو — دل نرم تھے کیا سرور خوشخوئے مدینہ

کب پوچھتا عاشق کوئی خوبان جہان کو — ہوتا نہ اگر پرتو اُبھرے روئے مدینہ

امداد سے نت گوہر صلوات سلامی — یارب ہو نثار سر نیکوئے مدینہ

غزل نعتیہ

کہے ہے شوق نبی یہ اکر چلو مدینے چلو مدینے — مین ہونگا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے

صبا بھی لانے لگی ہی اب تو نسیم طیبہ نسیم طیبہ — کہے ہی شوق اب ہوا مین آکر چلو مدینے چلو مدینے

خدا کے گھر مین تو رہ چکے بس عمر بھی آخر ہوئی ہی آخر — مرینگے اب تو نبی کے در پر چلو مدینے چلو مدینے

شہر شہر کیون پھرے ہی مارا جو دونون عالم کی چاہو دولت — تو سر قدم ہو کے ورد یہ کر چلو مدینے چلو مدینے

یہ جاذبے عشق محمدی ہے جو لون کو مت کھینچے ہین — کہے ہی ہر دل جو ہو کے مضطر چلے ہین ہا چلو مدینے

جو کفر و ظلم و فساد عصیان ہر ایک شہر مین ہو نمایان — تو دین اسلام اُٹھے یہ کہکر چلو مدینے چلو مدینے

رجب کے ہو تے ہین جب مہینے بھرے ہین شوق نبی سے سینے — صدا یہ سنتے ہین کو بکو ہی چلو مدینے چلو مدینے

ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوج عصیان نے کی چڑہائی — نجات چاہو تو لے برادر چلو مدینے چلو مدینے

غزل

نہ دیکھا داغ دل گلزار کو دیکھا تو کیا دیکھا — نہ دیکھا خار مین گل خار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اگرچہ کوئے جانان مین بھی آ پھر پھر کے سارا — نہ دیکھا یار کو گھربار کو دیکھا تو کیا دیکھا

تماشائے دو عالم ہے مرے دلدار کا کوچہ — جہان کے گلشن و بازار کو دیکھا تو کیا دیکھا

رخ رخشان جانان کی تجلی چاہیئے دیکھی — مہ و خورشید کے انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

کف پا کی صفائی کو مرے دلدار کی دیکھو ۔۔۔ اگر آئینہ جوہر دار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا برشِ تیغِ نگاہِ یار کو تم نے ۔۔۔ اگر شمشیر کی اک دہار کو دیکھا تو کیا دیکھا
ہماری چشم سے لعل و گہر کی دیکھ کے بارش ۔۔۔ سما پر ابر گوہر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا
لب و دندانِ دلبر کی ٹک آب و تاب کو دیکھو ۔۔۔ اگر لعل و دُرِ شہوار کو دیکھا تو کیا دیکھا
یہان نوکِ مژہ پر لخت دل کی دیکھ جانبازی ۔۔۔ وہان منصور صاحبدار کو دیکھا تو کیا دیکھا
طبیبون نے علاجِ مرض اپنا خوب کر دیکھا ۔۔۔ نہ دیکھا حالِ دل بیمار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا ایک بھی تم نے اگر دردِ جدائی کو ۔۔۔ فلک سے گرچہ لاکھہ آزار کو دیکھا تو کیا دیکھا
یہان جو دیکھنے کا ہے اسے دم دیکھ لے غافل ۔۔۔ نہ دیکھا اول آخر کار کو دیکھا تو کیا دیکھا
دلِ مضطر مین ظاہر یار کو تھا چاہیے دیکھا ۔۔۔ نہ دیکھا سایہ مین انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نظر جب کھل گئی اپنی جسے دیکھا اُسے دیکھا ۔۔۔ نہ دیکھا آپ مین دلدار کو دیکھا تو کیا دیکھا
اِدہر دیکھا اُدہر دیکھا جدہر دیکھا اُسے دیکھا ۔۔۔ نہ دیکھا یار مین اغیار کو دیکھا تو کیا دیکھا
اِسے دیکھا اُسے دیکھا نہ یہ دیکھا نہ وہ دیکھا ۔۔۔ نہ دیکھا ایک کو دو چار کو دیکھا تو کیا دیکھا
ہمارے شعر امدادِ الٰہی سے ہین ٹک دیکھو ۔۔۔ اگرچہ دفترِ اشعار کو دیکھا تو کیا دیکھا

غزل

پرنعم فیضِ توکل سے ہے بس خوان اپنا ۔۔۔ پکتا ہے سنگِ قناعت پہ سدا نان اپنا
تلخیِ صبر مین حاصل ہے حلاوت دل کو ۔۔۔ شکر شکر سے شیرین ہے لب جان اپنا
طوقِ تفویض و رضا کا ہے گلے مین اپنے ۔۔۔ تیغِ تسلیم پہ سر کرتے ہین قربان اپنا
بہوک اپنی ہے خورش پیاس ہی اپنا شربت ۔۔۔ پوشش اپنی ہے لباسِ تنِ عریان اپنا
پائمالی ہے ہمین تاج و سریر شاہی ۔۔۔ فوجِ غم بے سر و سامانی ہی سامان اپنا
لالہ و گلشن و گل کی نہین پروا ہم کو ۔۔۔ کثرتِ داغ سے سینہ ہے گلستان اپنا
خوابگاہ اپنی ہے اک خاک کی مٹھی آخر ۔۔۔ کیون عبث کھینچین پھر ہم چرخ پہ ایوان اپنا

دوستی کی رہی اب کس سے توقع یارو
جب ہوا دشمن جان دل سا مہربان اپنا

درد و غم کا مرے دردی ہے نہ کوئی غمخوار
غم ہی غمخوار ہے اور درد ہے درمان اپنا

آسکے غیر مرے خانۂ دل مین کیسے
کہ خیالِ رخ دلدار ہے دربان اپنا

وسعتِ دل کی کیا کرتے ہین سیر اے امداد
کہ یہی باغ ہے اپنا یہی میدان اپنا

کون سنتا ہے کہو اپنی پریشانی کو
ہے پریشان جو سنے حالِ پریشان اپنا

غزل نعتیہ

ہوجائے مرا شوق ہی رہبر کسی صورت
جون نقش قدم جا پڑون رہ پر کسی صورت

ہے سر مین ہوائے کششِ شوقِ مدینہ
جون بادِ صبا پہنچون گا اڑ کر کسی صورت

ہے بلبلِ دل شائق گلروئے پیمبر
بے دیکھے نہ ٹھیرےگا یہ مضطر کسی صورت

جون نقش قدم سر نہ اٹھاؤن ترے در سے
گر جا پڑون مر مر کے وہان پر کسی صورت

کھایا کرون ٹھوکرین بس وار کی تیرے
اے کاش ہون رہ کا ترے پتھر کسی صورت

اے ماہ روش کیجے گزر ٹک تو ادھر بھی
ہوجائے مرا گھر بھی منور کسی صورت

دین ساقیٔ کوثر جو مجھے بادۂ الفت
چھوٹے نہ لبون سے مرے ساغر کسی صورت

ہوجا کہین سرسبز مرا نخلِ تمنا
آجائے نظر گنبدِ اخضر کسی صورت

ہو مغز پریشان وہین مشکِ ختن کا
کھل جائے جو وہ زلفِ معنبر کسی صورت

غزل نعتیہ

ذکر کر ذکرِ خدا اور ہے تذکیر عبث
جز کلام حق کے ہی ہر بات مین تقریر عبث

حمد حق مین ہو یا نعت پیغمبر مین رقم
پہلے اس سے ہی ہر باب مین تحریر عبث

لکھ سکے کون یہان حمدِ خدا نعتِ رسول
جز خدا اور کی اس فن مین ہے تسطیر عبث

لائی ہے بادِ صبا بوئے قدومِ احمد
کب خوشی سے ہنسی غنچہ کی تصویر عبث

آئی ہے شاہ کی دنیا مین نویدِ مقدم
قصرِ شادی کی نہ ہر گھر مین ہو تعمیر عبث

سیکھتے حق سے ہو سارے علوم حکمت — یہان کے آنے مین تھی شاہ کی تاخیر عبث
پھر کے دن جو ہوئے پیر دو عالم پیدا — پیر ایام ہے دن پیر کا نے پیر عبث
نور احمدؐ سے منور ہے دو عالم دیکھو — دیکھتے ہو مہ و خورشید کی تنویر عبث
آپکے عتبۂ عالی کا بیان ہو کس سے — عرش کی اُسکے مقابل مین ہے توقیر عبث
رہے اسلام سے اُنکے نہ کا کفر کا نام — یا رواب زلف بتان کی بھی ہے تکفیر عبث
اُٹھ گیا ہے کسی گلرنگ کا پردہ مُنہ سے — ہے نہ رنگ رخ گلشن مین یہ تغیر عبث
آپکے بخشش و انعام کی کچھ حد ہی نہین — ہے قلیل آپ کا بس اور کی تکثیر عبث
چاہیے عشق محمدؐ مین مسخر ہونا — کیا کرین ملک سلیمان کی تسخیر عبث
دل مین کافی ہے خیال رخ انور تیرا — شمع و مصباح کی اِس گھر مین ہے تنویر عبث
جسم اپنا نہوا ہائے مدینے کا غبار — اِس مس عیب کے حق مین ہوئی اکسیر عبث
دیکھیے کب ہو میسر مجھے وصل محبوب — ہوگئی اب تو مری آہ کی تاثیر عبث
شکل کو بھی تو نہ چاہا کہ ہو شبہ محبوب — منع کی حق نے کہ ہے کھینچنی تصویر عبث

غزل

ہو کمیں شیفتۂ نقشۂ تصویر عبث — جان بے جان کو دیکر ہو دلگیر عبث
خواہش نام و نشان یہان کا ہی ہے میر عبث — مثل امواج کے پانی پہ ہے تحریر عبث
ہوگئے سیکڑون گھر مثل بگولہ برباد — بس بلند اتنی یہان کرتے ہو تعمیر عبث
مثل انجم کے ہین گردش مین یہان اہل فروغ — ہے فلک سے طلب عزت و توقیر عبث
چین و آرام ہے کسکو ہوا اُسکے نیچے — چرخ سے ہے ہوس راحت و تیسیر عبث
دیکھ غنچے کو کہ آخر ہے گل پژمردہ — اے جوان ہنستا ہی کیا دیکھ کے تو پیر عبث
بلبلا سان نہ اُبھر بحر جہان مین اتنا — دم مین ہوگا یہ ترا نقشۂ تعمیر عبث
مارتا آپ کو تا کیمیا خود بن جاتا — مار گر پارے کو اے صاحب اکسیر عبث

لطف جینے کا ہو گر پاس ہو جان بخش اپنا — ورنہ جون خضر ہے ہر بس عمر کی تکثیر عبث
کیمیا اپنی ہے خاکِ قدمِ یار لے دل — کس لیئے کرتا ہے پہر خواہش اکسیر عبث
ڈہونڈتا پہرتا ہے وہ شمع لیئے کچھ تو ضرور — یہ فلک کی نہین دن رات کی تدویر عبث
اے عروضی مری موزون طبع کے آگے — تیری فعلن فعلاتن کی ہے تقریر عبث
سکن اس بحر فنا مین نہ بنا اے امداد — صورتِ بلبلا پانی مین ہے تعمیر عبث

غزل

ہو گئے ہین شگفتہ زلف گرہ گیر عبث — لی بلا سر پہ ہوا پائے بزنجیر عبث
ہنستے ہو کیا مری گر ہو گئی تدبیر عبث — جملہ تدبیر کو کر دیتی ہے تقدیر عبث
گردشِ بخت سے اپنے ہین ستائے ہم آپ — پہر تو پہر پہر نہ ستا اے فلکِ پیر عبث
آپ کی چین جبین ہمکو سلاسل بس ہے — پا بزنجیر کو پہر کرتے ہو نخچیر عبث
سر بکف مین ہون یہان آپ ہین شمشیر بکف — اب شہادت مین مری کرتے ہو تاخیر عبث
تیغ ابرو کا اشارا ہے تمہارا کافی — تیز کرتے ہو مرے قتل کو شمشیر عبث
ضعف تن سے ہون ہوا سا نہ پہنسو نگا گہر — زلف پر باد سے دکہلاتے ہو زنجیر عبث
خواب غفلت سے جگاتے ہین یہ جون حشر کا شور — تیرے مستون کی نہین نالۂ شبگیر عبث
قوس ابرو کو ذرا تیر نگہ کو چہوڑو — لون گا سینہ پہ بچائے گا ترا تیر عبث
عشق کہتا ہے کہ کر نہر لہو کی جاری — تو روان کرتا ہے فرہاد جوئے شیر عبث
چشم بد بین دل بد خواہ ہین یار اے امداد — چرخ پر مارتا ہے آہ کا کیون تیر عبث

غزل

اگرچہ سر مارا بہت سب گئی تدبیر عبث — سچ ہے پیشانی کی ہوتی نہین تحریر عبث

قسمت اُلٹی نے مری لا اُسے در سے لٹا
ہوگئی جذبِ محبت کی وہ تاثیر عبث

دلمیں آئے غم دلبر تو رکھوں آنکھوں میں
ایسے مہمان کی کیونکر کروں تحقیر عبث

اُنکی زلفوں کے تصور میں ہی یہ آہ و فغان
کب ہے نالہ مرا پابستہ زنجیر عبث

ضرب اک مار ناخن کے دلِ سنگین پہ
کوہکن تیشے سے کی کوہ کی تکسیر عبث

مجھسا دیوانہ بھی زندان میں ٹھہرتا ہی نہین
یارو پاؤن میں مرے پڑتی ہی زنجیر عبث

غزل

نام اُس کا دفترِ عشق میں ہرگز رقم نہین
اول قدم پہ جسکا یہان سر قلم نہین

بے مرگ زندگی وصالِ صنم نہین
موجود کب وہ ہو ہے جو اول عدم نہین

ہے کون ساقیا تیرا جسپر کرم نہین
مخمور تیرے دور سے پر ایک ہم نہین

کرتا ہے تو کبوترِ دل کو جو میرے ذبح
کیا تجھکو پاس حرمت صیدِ حرم نہین

ہم پہ جفا و جور جو کچھ ہے نصیب سے
ورنہ طریق یار کا جور و ستم نہین

پھولا نہ تخم عشق مرا ورنہ جسم و دل
گر مئے مہر و ابر بہاری سے کم نہین

غمگین ہمارے غم میں ہے عالم مگر ہمین
غم ہے تو بس یہ غم ہے کہ کچھ بھی تو غم نہین

روتی ہے خلق میری خرابی کو دیکھکر
روتا ہون مین کہ ہائے مری چشم نم نہین

اے شمع جان صحبتِ پروانہ مغتنم
ورنہ یہ پھر معاملہ تا صبحدم نہین

منعم نہ کر غرور کہ بازار عشق مین
جز نقدِ جان پرسشِ دام و درم نہین

امداد رکھ کے سر اٹھا در سے یار کے
اور اِس سے زیادہ کوئی جگہ محترم نہین

غزل

عرشِ برین پہ آپ ہین زیر زمین ہمین نہین
ملنا کہانسے ہو کہ کہین تم کہین ہمین نہین

گر تختِ حسن و ناز پہ ہین آپ جلوہ گر
اقلیم عشق مین شہ مسند نشین ہمین نہین

مثل نظر ہے آپ کا آنکھوں مین میرے گھر
با وصف ایسے قرب کے بس دور بین ہمین نہین

ہے بوئے گل کیطرح سے مجھ تجھ مین ربط آہ
پھر ڈہونڈتا غضب ہے کہین کا کہین ہون مین

اے وائے بے نصیبی کہ ملنا نہین نصیب
سایہ کیطرح گرچہ جہان تم وہین ہون مین

راہ تیری تکتے تکتے دم آنکھون مین آرہا
آجا نظر کہین کہ دم واپسین ہون مین

دام بلا مین کسکی تو امداد جا پہنسا
مدت سے جو پتا تیرا پاتا نہین ہون مین

غزل

دیکھے دل دلدار کو جب ہوگئے آزاد ہم
آفرین وہ ہمکو دین انکو مبارکباد ہم

خانۂ ہستی کہ ہے بس تنگ جڑ سے کہو دکر
ڈالتے ہین اب تو قصر عشق کی بنیاد ہم

خاک ہوکر آپڑے ہین اب تو کوئے یار مین
پر یہی ڈر ہے نہ پڑ جائین بدست باد ہم

ہین وہ ہم صید ہوس پھر جا کے پہنستے دام مین
چھوٹ جاتے گر قفس سے تیرے اے صیاد ہم

چرخ مین ہین جبسے کھائی عشق کی ہمنے ہوا
ہوئے ہین اب تو گویا آسیا بر باد ہم

مرغ دل اپنا جو اسکے دام زلفون مین پہنسا
پہنس گئے پر سب بلاؤن سے ہوئے آزاد ہم

ہم تڑپنے سے چھٹینگے تو ہماری فکر سے
ذبح کر احسان ترا مانینگے اے صیاد ہم

بس ہے اپنا ایک نالہ اگر پہنچا وہان
گرچہ کرتے ہین بہت سے نالہ و فریاد ہم

ہین کفن بر دوش سر بر کف تامل کیا ہے
قتل کر ہمکو ترے قربان ہون اے جلاد ہم

بال بال اپنا ہے نشتر ہر بن مو سے لہو
ہے روان خود کیا کرین پھر تجکو اے فصاد ہم

قصر جنت کا رہے تم کو مبارک واعظو!
ہوچکے ہین اب تو کوئے یار مین آباد ہم

زہد و تقوے و عبادت کا سہارا ہے تمہین
اور یہان رکھتے نہین جز فضل حق کچھ زاد ہم

آہ اپنے آپ کو کرتے ہین بس خوار و تباہ
اپنے دشمن آپ ہین پھر کس سے چاہین داد ہم

ہم نہ شاعر ہین نہ ملا ہین نہ عالم ہین وے
رکہتے ہین ہر باب مین اللہ سے امداد ہم

اے خدا بخش اس زمین مین لکھ غزل اک اور تو
تاکہ جانین شعر گوئی مین تجھے استاد ہم

غزل

اپنے ہاتھوں سے ہوئے جاتے ہین برباد ہم ۔ یا الٰہی کس سے تجھ بن جا کرین فریاد ہم

آپ پر کرتے ہین ظلم اور اپنے ہی منقاد ہم ۔ آپ ہی مظلوم ہین اور آپ ہی بیداد ہم

باغ عالم مین ہین با آہ و فغان آزاد ہم ۔ آپ ہم قمری ہین اور ہین آپ ہی شمشاد ہم

داغ دل گلشن ہے اپنا مرغ دل ہے نالہ گر ۔ آپ ہی ہم گل ہین اور ہین بلبل ناشاد ہم

عشق کے صحرا مین اپنا آپ کرتے ہین شکار ۔ آپ ہی ہم صید ہین اور آپ ہی صیاد ہم

ہوگئے جب محو دلبر عشق پھر کسکا رہا ۔ آپ ہی شیرین ہوئے اور آپ ہی فرہاد ہم

قتل اپنے آپ کو کرتے ہین بے تیغ و تبر ۔ آپ ہی مقتول ہین اور آپ ہی جلاد ہم

دین ہین اپنے آپ کو فقر و فنا کا ہم سبق ۔ آپ ہی شاگرد ہین اور آپ ہی استاد ہم

آپ ہی اچھے ہین اور ہین آپ ہی سب سے برے ۔ الغرض جو کچھ ہین پر ہین جامع اضداد ہم

بے نشان بے نام ہین ذیشان ہین اور ہین نامور ۔ جو کہو سب کچھ ہین پھر ناچیز بے بنیاد ہم

علم اپنا جہل ہے اور جہل اپنا علم ہے ۔ ہین اسی دانش سے یار و صاحب ارشاد ہم

اپنے دشمن آپ ہین اور آپ ہی ہین اپنے دوست ۔ آپ کو کرتے ہین ویران تا کہ ہون آباد ہم

کیون نہ ہو گل خار ہین ظلمات مین آب حیات ۔ ہوگئے آباد تر جتنے ہوئے برباد ہم

ہے بہار ہمکو خزان ہین اور خزان اندر بہار ۔ غم ہے شادی ہین ہمین اور غم مین ہین شاد ہم

شادی و غم اپنا محو لطف و قہر یار ہے ۔ ہے مساوی ہمکو گر ہون شاد یا ناشاد ہم

ہے برابر ہمکو قہر ہجر و لطف وصل یار ۔ عاشق ذاتی ہین اُنکے ہر طرح منقاد ہم

ہم سے ہمپر آپ ہی ظلم و ستم ورنہ بجز ۔ یار کو کب جانتے ہین ظالم و بیداد ہم

ہین نہ یہ شعر و غزل ہے اپنی مجذوبانہ بڑ ۔ بڑ نہین عشاق کو کرتے ہین کچھ ارشاد ہم

ڈٹ ہے کیا فوج گنہ سے ہو خدا بخش اپنا نام ۔ اور تسپر رکھتے ہین اللہ کی امداد ہم

غزل

غم جانان نہ لین کیون جان ہین ہم شادمان ہو کر ۔ کہ یہ وہ درد ہے دل مین رہے درمان جان ہو کر

رہو ہو پردہ دلمین مرے پیارے نہان ہوکر
ذرا تو جلوہ گر ہو جا و آنکھون مین عیان ہوکر

نہ رکھین کیون نہ ہم پوشیدہ سر الفت جانان
کہ عظمت اسم اعظم کو ملی آخر نہان ہوکر

نہ کیون ہو تخم بلکہ خاک مین سرسبز بار آور
ہوئے ہم نامور ذیشان بے نام و نشان ہوکر

نکالین بحر الفت سے در مطلوب وہ جنکے
نکلکر بہ گیا آنکھون سے دل اشک روان ہوکر

اٹھایا بار غم تونے دلا صد آفرین تجھکو
لیا کوہ گران سر پر ضعیف و ناتوان ہوکر

ہمارے غم کے گھر مین خواب راحت آسکے کیونکر
کہ صورت انکی آنکھون مین پھرے ہے پاسبان ہوکر

ادب بند زبان ہے کیا کہون تجھکو کچھ نہین بکتا
کہ دلکے دلمین رہجاتے ہین بس شور و فغان ہوکر

ہمین پروا کب ہے لالہ و گلزار گلشن کی
دکھاتا داغ دل ہے سیر ہمکو بوستان ہوکر

کہان جاوے کہ کرکے ترک جو گھر بار کو اپنے
در جانان پہ آبیٹھا ہو نقش آستان ہوکر

کہان جائے کسے ڈھونڈھے نہو جسکا کوئی تجھ بن
پڑا ہو جبکہ آدر پر ترے بے خانمان ہوکر

ترے قربان پیارے مت اٹھا امداد کو در سے
مریض عشق تیرا آپڑا ہے ناتوان ہوکر

ملے ہے گوہر مطلوب بحر عشق سے انکو
کہ جنکے بہ گیا آنکھون سے دل اشک روان ہوکر

غزل

صوفی نہ شیخ عالم مسند نشین ہون مین
بندہ ضعیف و عاصی بس کمترین ہون مین

عاقل ہون یا دیوانہ ہون مجنون ہون یا ہوشیار
جو کچھ کہ ہون پہ عاشق ماہ جبین ہون مین

گمنام بے نشان ہون ذیشان ہون نامور
سب کچھ ہون اور جو پوچھو تو کچھ بھی نہین ہون مین

ظاہر ہون اور چھپا بھی ہون آنکھون مین جیسے نور
عالم مین سیر کرتا ہون خلوت گزین ہون مین

سیر مین ہوئے راہ ہے اے ناصح اس لیئے
در در پھرون ہون اور کبھی خانہ نشین ہون مین

مت کر زکوٰۃ حسن سے محروم مجھکو حق
مسکین غریب عاجز و اندوہگین ہون مین

گرچہ ذلیل و خوار ہون امداد سا ولے
انگشتری خلق مین مثل نگین ہون مین

غزل

تپِ غم سے جو دیدہ تر میں ہوتا خشک پانی ہے ۔ تو بے آبی سے باغِ دل میں اک سوزِ نہانی ہے

ہوا بازارِ شوق اب گرم ہے وہ شمعرو کس جا ۔ کہ جان اپنی ہمیں اُس آتش رو پر جلانی ہے

نہ چاہوں کس لیے قاتل سے میں اپنی شہادت کو ۔ کہ واں آبِ دمِ شمشیر یاں تشنہ دہانی ہے

نہ اپنی آہ سوزاں ہے دھواں سا رائگاں جاتا ۔ کہ پہنچانے کو کعبہ وصل تک مرکبِ دخانی ہے

میں طورِ عشق پر تیرے ہوں گرچہ دفتر ارنی ۔ نہیں لاتا زباں پر کیونکہ خوفِ لن ترانی ہے

ادب بندِ زباں ہے عرضِ مطلب میں ہی رنجہ ۔ گرہ میں اپنے نامہ کی شکایت کی کہانی ہے

ہمارے کارواں میں کب ہے جرسِ قیل و قال اپنا ۔ کہ راہِ کشف میں گمرہ دلیلِ طے لسانی ہے

ہے آوازِ جرس گویا جگانا رہزنوں کا بس ۔ زباں کا کھولنا غارت گرِ سرِّ نہانی ہے

صدف کی جوں رہیگا منہ کھلا اُسکا قیامت تک ۔ جہاں خامہ سے دائم مثلِ دریا دُر فشانی ہے

جہیں ہم صاف مشرب ہیں ہے ہر قوم اپنا سا ۔ کہ اپنے رنگ پہ ہر ظرف لیتا صاف پانی ہے

غزل اور اس زمیں میں پڑھ کہ امدادِ الٰہی سے ۔ حلاوت بخش عالم کو تری شیریں زبانی ہے

غزل

تپِ ہجراں میں جی جلتا ہے جا آنکھوں سے پانی ہے ۔ اجی دیکھو تو اس بارش میں کیا آتش فشانی ہے

حریفِ نفس کب ہو عقل جو ہجرِ معانی سے ۔ کہ روغن پر کبھی غالب نہیں ہو سکتا پانی ہے

ہے اپنا نطق ہر نقطہ میں سو تنگِ شکر رکھتا ۔ حلاوت بخش تلخوں کو مری شیریں زبانی ہے

ہے بیدردوں سے اپنے درد کی کرنی دوا ایسی ۔ کہ نوکِ خارِ پا کو نیش کژدم سے اُٹھانی ہے

نہیں ہے کسرِ شان ہونا مقید بندِ غربت میں ۔ مثالِ اسمِ اعظم بلکہ خود عظمت بڑھانی ہے

گل آسا صبحِ پیری میں وہ حسرت کے خمیازے ۔ جو کھوتا خوابِ غفلت میں شبِ قدرِ جوانی ہے

جو ذرہ آتش میں گم ہو جا تو خاکستر سے ملتا ہے ۔ جوانی کا عمل پیری میں پیری میں جوانی ہے

لیے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت میں ۔ کہ جو اشکِ ندامت سے لیے آنکھوں میں پانی ہے

ہمارے جرم سے چیں بر جبیں کیوں عفو ہو اُسکا ۔ کہ آئینہ کو بد صورت سے کب ہوتی گرانی ہے

سکے ہے دیکھنا با دیدہ کثرت نور وحدت کو | کہ حرف و جسم ہر ایک شاہد روح و معانی ہے
نہ کیون ہو زنگ آئینہ کا رہبر سوئے روشنگر | مجھے زشتی سے حاصل کعبۂ مقصود جانی ہے
عبث کھاتا ہے فکر رزق مین غم سخت انسان کیون | کہ تاب خور سے پتھر مین غذائے لعل کانی ہے
بڈارین قہر سے گر وہ نہین شکوہ ہمین اُنسے | بلاوین مہر سے اپنی تو اُنکی مہربانی ہے
بلاوین مہربانی سے بڈارین کچھ نہین شکوہ | ہمین اُنکی بہر صورت بجا مرضی کو لانی ہے
مثال جان تن ہی مجھ مین اُنہین قرب پھر دوری | نہین کہلتا ہے اے امداد کیا سر نہانی ہے
نہ دونا شاد کو آرام دن کو اور نہ شب کو تم | اجی اے دل تمہین کیا عادت ایذا رسانی ہے

غزل

رخ سے کاکل اُٹھا دیا کس نے | رات مین دن دکھا دیا کس نے
لاکھ کو ایک ایک کو لاکھون | کرکے ظاہر چھپا دیا کس نے
عرشی و فرشی جسکو پا نہ سکین | میرے دل مین سما دیا کس نے
ڈھونڈنے اُسکو نکلے آپ کو کھویا | مجھکو اُسمین گما دیا کس نے
ابر گریان مین برق حسن دکھا | روتے روتے ہنسا دیا کس نے
منہ تو عاشق سے پھیر تو نے اُسے | ہنستے ہنستے رولا دیا کس نے
ہے نہ عالم مین وہ تو عالم مین | شور اُسکا مچا دیا کس نے
نغمۂ سرمدی سنا کے ہمین | مست و بیخود بنا دیا کس نے
شعلۂ رخ دکھا کے اپنا ہمین | سر سے پا تک جلا دیا کس نے
عشق معشوق عاشق اک ہوکر | سر وحدت سمجھا دیا کس نے
مین تو نام و نشان مٹا بیٹھا | شہرہ میرا اُٹھا دیا کس نے
اول آخر عیان نہان ہوکر | حرف شرکت مٹا دیا کس نے
شخص واحد ہے سیکڑون مین نام | ایک کو سو بنا دیا کس نے

ہنستے ہنستے جو دم میں رونے لگی — شمع تجھکو جلادیا کس نے
حسنِ لیلیٰ دکھاکے ای امداد — تجھکو مجنون بنادیا کس نے

غزلیات فارسی

اگرچہ بے خود و مستم ولے ہشیار میگردم — بباطن شاہِ کونینم بظاہر خوار میگردم
مرا نسبت باجانان چو نورِ خور بقرص آن — بصورت زو جدا من گرچہ سایہ وار میگردم
چو دیدم روے خویش را بہر جاے بہر رنگے — ازین در حیرتم در کوچہ و بازار میگردم
عجب بیخود و بیدستم کہ طرفہ ماجرا این ست — کہ دلدارے ببر دارم پئے دلدار میگردم
زچشمت می بیخواران رسید از لبتان قند — چو من با این نہ با آنم زحرمان خوار میگردم
چو شد منظور قتلِ من تغافل چیست اے قاتل — کہ سر برکف کفن بردوش گرد دار میگردم
شرابِ شوق عالم را تو میبطلبی و می بخشی — مگر محروم گرد خانۂ خمار میگردم
مرا نافع نخواہد شد نصیحت ناصحا ہرگز — کہ سوداے بسر دارم نہ من بیکار میگردم
بیا نور محمد کن دلِ امداد را روشن — کہ عکس نور بے کیفم پئے انوار میگردم

جواب خط شاہ سید علی احمد صاحب تخلص صل علی احمد انبیٹھوی

چو آمد ساقی مشکلکشا دشوار کارِ من — بیک جرعہ زمے بکشود عقدِ دلفگارِ من
صبا آورد چون بوے گلِ صلِ نگارِ من — برآمد بر ہواے شوق این مشتِ غبارِ من
بحمد اللہ چہ راحت یافت جانِ بیقرارِ من — کہ آمد ناگہان نامہ زکوے شہریارِ من
خبر آمد خط آمد قاصد آمد ہم پیام آمد — دلم حیران کہ باشد بر کدامی جان نثارِ من
باین شکرانہ بردیدہ نہادم پاے قاصد را — کہ از نامہ منور کرد چشمِ انتظارِ من
چو من منظور جذب اشتیاقم در جناب تو — بجرم دوستان گوئید بس عز و وقارِ من

پس از مدت برآمد آرزوی جان و دل یعنی | سحر گردید از مهر خطت شبهای تار من
بُدے ذوقِ حیاتِ من بسی تلخ از غمِ ہجران | خوشا این طالع شیرین که گشتے غمگسار من
بدیده گریه لب نالان بجانم سوز تن لرزان | همین تسکین دل بودے همین صبر و قرار من
بعین گریه من خندان هم و در خنده من گریان | بهار اندر خزان بود و خزان اندر بهار من
گہے گریان گہ خندان گہے حیران گہے نالان | بجز این شغل یک لحظه نبودے روزگار من
نمیگردد بیان شوقِ وصل و شکوهٔ ہجران | غرض جز ذکر و فکر تو نبودے ہیچ کار من
که آمد نامهٔ خوش ناگہان صلِ علیٰ احمد | یکا یک رفت غمہائے دلِ اندوه گار من
ادائے شکرِ آن ساقی نه گردد از زبان و دل | که از یک جرعه زان می برد کل رنج و خمار من
بیادِ خود نگہدارش ز مشغولی غیرِ حق | باحسانیکه یادم کرد اے پروردگار من
ز لطفت چشمِ آن دارم که دائم ہمچنین جا بجای | بماند در دولت یادِ دل امیدوار من
کنم تحریر اے امداد تا کے شوق وصلِ او | رسد اے کاش جائے نامه آن نامی نگار من

غزل شوقیه ارکان حج

رفتم چو بمکه ہوسِ کوئے تو کردم | دیدم رخ کعبه بہر روئے تو کردم
محرابِ حرم گرچه به پیش نظرم شد | من سجده ولی در خم ابروئے تو کردم
چون حلقهٔ درِ کعبه بصد عجز گرفتم | در گردنِ خود سلسله گیسوئے تو کردم
سر سید عالم پئے بوسه حجر اسود | من میل بخالِ سیه ہندوئے تو کردم
در سعی و طواف و بحطیم و بمقامے | ہر سمت تمنا رخ نیکوئے تو کردم
لبیک و دعا خوان همه مخلوق بعرفات | چون قبله نما من دل خود سوئے تو کردم
در عرصهٔ عرفات بپا حشر نمودم | چون یاد من آن قامت دلجوئے تو کردم

قربانی حیوان ہمی سیکند عالم
قربان سر خود من بسر موئے تو کردم

عرضی عبدالله مسکین در مدح شریف عبدالله بن عون بصنعت توشیح

شاد باش اے شاہِ اقلیمِ عرب — رحمتِ حق بر تو بادا روز و شب
یا الٰہی دار سایش را دراز — فیضِ بخشش بر سرِ اہلِ حجاز
عونِ حق با تو بود اے ابنِ عون — باد خوش از تو خدائے ہر دو کون
دوستت خوش دشمنت برباد باد — اہلِ حرمین از تو بس دل شاد باد
لنگرِ انعامت اے شاہِ کرم — ہست جاری دائما بر ہر امم
این دعاگو ہم ز خوانِ عامِ تو — بود نعمت خوار از انعامِ تو
نیست توتش شد کنون محتاج سخت — عین رحمت بر کشا اے نیک بخت
وردیا کن جاری دہ لقمہ مرا — نعمتِ دارین بخشد حق ترا
نام ممدوحت چو خواہی اے امیر — حرف اول از سرِ ہر مصرع گیر

شجرۂ قادریہ فیضیہ منظومہ ۵ ط

بسم الله الرحمن الرحیم

تمامی حمد ای محبوبِ مطلق — بذاتِ تو سزاوار است لائق
خداوندا بحقِ ذاتِ پاکت — پذیرا کن مناجاتم بحرمت
بآنکہ اسمہ احمد محمد — امام انبیا سلطانِ سرمد
بحقِ مرتضیٰ شاہِ ولایت — خداوندا نما راہِ ہدایت
بحق شیخ حبیب عجمی دین — دعایم را بفضل خویش بگزین
بحق خواجہ معروف کرخی — مرا محفوظ دار از شرِ چرخی

پس از حمد و ثنا صلوات بیحد — بدرگاہِ تو بندہ عرض دارد
خداوندا بحقِ شاہِ لولاک — مرا کن از غمِ دنیا و دین پاک
عطا فرما طریقت با شریعت — دلم روشن کن از نورِ حقیقت
بحق شیخ حسن بصری الٰہی — ز سرِ خویش کن آگاہ کماہی
بحقِ حضرتِ داؤد طائی — مرا از قیدِ ہستی دہ رہائی
خداوندا بحق سری سقطی — ثباتم دہ براہِ نیک بختی

بحق شاہ جنید آں شیخ بغداد
زقید دو جہاں مارا کن آزاد

بحق خواجہ بوبکر شبلی
بکن بر عاشقان خود تجلی

بحق عبد واحد بوالفضل شاہ
خداوندا کن از اسرار آگاہ

بحق بوالفرح آن شاہ طرطوس
مکن مارا ز رحمت خویش مایوس

بحق بوالحسن ہکاری حق
بتیغ عشق خود کن سینہ ام شق

بحق بوسعید آن شاہ بوالخیر
بکن محو از دل من الفت غیر

خداوندا بحق شاہ جیلان
محی الدین غوث و قطب ربان

بکن خالی مرا از ہر خیالے
ولیکن آنکہ زو پیداست حالے

بتاج الدین شاہ عبد رزاق
بدہ جا لاکیم در راہ عشاق

بحق شاہ زین الدین الا
مزین کن مرا از دین و تقوے

بحق شیخ یحیے زاہد حق
مشرف سازم از دیدار مطلق

خداوندا بحق شاہ موسے
بجانم بر درت دائم جبین سا

بآں عبد الوہاب بحر ثانی
مرا کن غرق در موج معانی

بہ عبد القادر راسی آنہا
بملک معرفت کن شاہ مارا

بحق احمد قدسی عاقل
نشان ما سوا مگزار در دل

بحق شاہ مولانائے مغرب
بگرداں مدفنم در خاک یثرب

بحق شاہ عبد الحق عالی
دلم را کن ز حب غیر خالی

خداوندا بحق شاہ الیاس
پناہ خواہم بتو از شر خناس

بحق حضرت قمیص الاعظم
بگریہ چشم را دہ عشق باہم

بحق بومحمد شاہ محمد
عطا فرما مرا عرفان بیحد

بحق شاہ محمد غوث ثانی
بدہ درد و غم و سوز نہانی

بحق شاہ عبد الحق کامل
جمال خویش چشمم ساز شامل

بحق شاہ سید عبد رزاق
بوصل خویش مارا دار مشتاق

خداوندا بحق رحم علی شاہ
باسرار لدنی سازم آگاہ

بشیخ عبد الرحیم آں شاہ شہدا
شہیدم کن بتیغ عشق شاہا

بحق حضرت نور محمد
منور کن دلم از نور بیحد

خداوندا بحق جملہ پیران
مرا ہم در طریق شان بپران

بحق آل و ازواج و اصحاب
بجملہ اولیا ابدال و اقطاب

بغوث و قطب و ابدال و باوتاد
بعشاق و بعباد و بزہاد

ز دست نفس کافر کیش خونخوار
الٰہ العالمین مارا نگہدار

بجود و شغل حق ابرار جامم
اگر میرم بدہ یارب تمامم

بعصیان میشوم برباد امداد
بیا و جلد کن امداد اللہ

خداوندا بایں پیران اعظام
بوقت مرگ کن بالخیر انجام

ہر آں شخصے کہ ایں شجرہ بخواند
مرا ہم از دعائے یاد آرد

رباعی

ہے برا اچھا جو سمجھے آپ کو
اور بالا سب پہ کھینچے آپ کو
مردم دیدہ سے سیکھ امداد تو
سب کو دیکھے اور نہ دیکھے آپکو

عیدی

عیدگاہِ ما غریبان کوئے تو   انبساطِ عید دیدن روئے تو
صد ہلالِ عید قربانت کنم   اے ہلالِ عیدِ ما ابروئے تو

خاتمۃ الطبع

۱۳۲۵

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ کہ رسالہ گلزار معرفت از نتیجۂ افکار یادگار سلف افتخار خلف عالم ربانی فاضل حقانی کشاف مشکلات حلال غوامض و نکات کمالات ظاہر و باطن کے منظر حکمت وعرفان کے سرچشمے زائر حرمین محترمین مولٰنا و شیخنا جناب حاجی محمد امداد اللہ صاحب قدس اللہ روحہٗ۔ باہتمام احقر انام محمد عبد الاحد مطبع مجتبائی دہلی مین بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری طبع ہوا
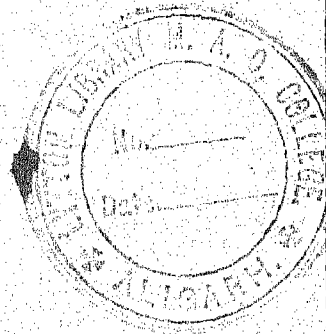
۸۹۱۴۳۱
This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.
LIBRARY
A.M.U.
MAUL
۳۳۶۵